REGD. No. L. 5254

جلد ۴۹/۱۴ ۲۳ اخاء ۱۳۳۹ ہش ۲۳ اکتوبر ۱۹۶۰ء نمبر ۲۴۵

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ

ربوہ ۲۲ اکتوبر بوقت پونے دس بجے صبح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً اچھی ہے۔

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

دینی تربیت، دعاؤں اور ذکر الٰہی کی مخصوص روایات کے ساتھ

مجلس خدام الاحمدیہ کا انیسواں سالانہ اجتماع شروع ہو گیا

خدام سے محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب نائب صدر مجلس مرکزیہ کا افتتاحی خطاب

ربوہ ۲۲ اکتوبر۔ کل مورخہ ۲۱ اکتوبر ۱۹۶۰ء کو نماز جمعہ کے بعد خدام الاحمدیہ کا انیسواں سالانہ اجتماع دینی و روحانی تربیت دعاؤں، اور ذکر الٰہی کی مخصوص روایات کے ساتھ شروع ہو گیا۔ اجتماع کا افتتاح محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے ایک ایمان افروز خطاب اور اجتماعی دعا کے ساتھ کیا۔ اس سال اجتماع دفتر مجلس خدام الاحمدیہ کے احاطہ میں شامیانوں سے تیار کردہ پنڈال کے اندر منعقد ہو رہا ہے۔

افتتاحی اجلاس کی کارروائی پروگرام کے مطابق ۲½ بجے کے بعد محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی صدارت میں تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوئی جو مکرم محمد احمد صاحب انور حیدرآبادی نے کی۔ بعد ازاں محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے خدام سے افتتاحی خطاب فرمایا۔

افتتاحی خطاب

محترم نائب صدر صاحب مجلس مرکزیہ نے تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد اپنے خطاب کے آغاز میں فرمایا پہلے ہمارا اجتماع باہر میدان میں ہوا کرتا تھا۔ جو خدام قبل ازیں اجتماع میں شامل ہوتے رہے ہیں۔ وہ جانتے ہیں کہ ہم اجتماع کے دوران باہر میدان میں کھیسوں اور چادروں وغیرہ سے خیمے بنا کر رہتے تھے۔ اس سے ہماری غرض یہ ہوتی تھی کہ ہم عام معمولات سے علیحدہ ہو کر تین دن اجتماعی طور پر ذکر الٰہی میں مصروف رہتے اور روحانی تربیت حاصل کرنے میں گزاریں۔ اس مرتبہ ہم نے اس طریق کو بدل دیا ہے اور اپنے انصار بھائیوں کی طرح دفتر مرکزیہ کے احاطہ میں ہی اپنا اجتماع منعقد کیا ہے۔

خطاب جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا ایک اہم بات یہ ہے کہ جیسا کہ آپ سب جانتے ہیں۔ ہمارا یہ اجتماع ہمیشہ سے خالصتاً ایک دینی اور روحانی اجتماع کی حیثیت رکھتا ہے۔ نہ پہلے کبھی ہمارا اجتماع دنیا کی دوسری سوسائٹیوں کے اجتماع کی طرح تھا، نہ اب ہے اور نہ آئندہ کبھی اس کی حیثیت دنیوی اجتماعوں کی سی ہوگی ہم یہاں اس لئے جمع ہوتے ہیں۔ کہ تین دن ہم اپنے روزمرہ کے کاموں سے فارغ ہو کر روحانی تربیت حاصل کریں۔ اور اس تربیت کو اپنے اندر اس قدر راسخ کر لیں، کہ آئندہ ہمارا ہر قدم روحانی لحاظ سے ترقی کی طرف بڑھتا چلا جائے، اگر اجتماع کے انعقاد کے طریق میں تبدیلی آگئی ہے۔ تو اس سے ہمارے اس بنیادی مقصد میں کوئی فرق واقع نہیں ہوتا۔ ان اجتماعوں سے ہمارا مقصد محض یہی ہے۔ کہ ہم دینی مشاغل یعنی فرض نمازوں کے علاوہ نوافل تہجد اور ذکر و فکر میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیں۔ اور اپنے اندر ایسی نیک تبدیلی پیدا کریں۔ جو اسلام ہم سے چاہتا ہے۔ اگر یہ تبدیلی ہم میں پیدا نہ ہو۔ تو پھر ایسے اجتماع محض بے فائدہ ہوں گے۔ ہمیں یہ بات کبھی فراموش نہیں کرنی چاہیئے۔ کہ ہمارا اجتماع اولاً اور آخراً پہلے بھی تربیتی اجتماع تھا۔ اور اب بھی ایک تربیتی اجتماع ہے کھیلوں کی اب بھی گنجائش رکھی گئی ہے۔ لیکن پہلے کی نسبت کم۔ یہ صحیح ہے کہ دینی خدمت بجا لانے اور روحانی تربیت حاصل کرنے کے لئے صحت کا خیال رکھنا بھی ضروری ہے۔ لیکن ہمارا اصل مقصد دینی اور روحانی تربیت حاصل کرنا ہے میں خدام سے یہی درخواست کروں گا۔ کہ آپ اس نقطۂ نظر سے اور اس عزم کے ساتھ اجتماع میں شامل ہوں۔ کہ آپ تربیت کے لئے یہاں آئے ہیں۔ آپ کو تین دن ذکر الٰہی میں بسر کرنے ہیں زیادہ سے زیادہ دینی باتیں سننی ہیں۔ اور ان پر عمل کرنا ہے۔ صرف تین دن ہی عمل نہیں کرنا۔ بلکہ پورے سال ان پر عمل پیرا رہنا ہے۔ تا آپ جب اگلے اجتماع پر آئیں۔ تو اپنا محاسبہ کر سکیں۔ کہ آپ کا قدم روحانی لحاظ سے ترقی کی طرف بڑھ رہا ہے یا نہیں۔ زندگی کو بنانے اور ترقی کی راہ پر گامزن رہنے کے لئے محاسبہ بہت ضروری ہے۔ آپ کو چاہیئے کہ ہر آن اپنے نفس کا محاسبہ کرتے رہیں۔ تا آپ یہاں جو تربیت حاصل کریں۔ اس سے پورا سال مستفید ہوتے رہیں۔

پس میں امید کرتا ہوں کہ آپ اسی نیت، اسی ارادے، اور اسی عزم کے ساتھ اجتماع میں شریک ہوں گے۔ اور یہ ایام حسب سابق پورے ذوق و شوق دلجمعی اور شغف کے ساتھ ذکر الٰہی میں مصروف رہ کر اور دین کی باتیں سننے میں گزاریں گے۔

آخر میں محترم نائب صدر صاحب نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کاملہ و عاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے خاص توجہ اور درد کے ساتھ دعائیں جاری رکھنے کی طرف توجہ دلائی۔

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

ربوہ کے احباب کے لئے

مورخہ ۲۶، ۲۷ اکتوبر بروز بدھ و جمعرات دفتر کے اوقات میں ۸ بجے صبح سے ایک بجے دوپہر تک اور ۲ بجے سے ساڑھے تین بجے تک دفتر انصار اللہ مرکزیہ سے سالانہ اجتماع کے ٹکٹ مل سکیں گے اسی طرح ۲۸ کو ۹ بجے سے ۱۲ بجے تک ٹکٹ تقسیم کئے جائیں گے۔ ربوہ کے احباب جمعہ کی نماز سے قبل ٹکٹ حاصل کر لیں تاکہ جمعہ کی نماز کے بعد باہر سے آنے والے اصحاب کو ٹکٹ لینے میں دقت نہ ہو

قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ

درخواست دعا

والدہ صاحبہ محترمہ استانی سکینۃ النساء صاحبہ کافی عرصہ سے بہت بیمار چلی آرہی ہیں اب انہیں میو ہسپتال لاہور میں بغرض علاج داخل کرایا گیا ہے۔ ڈاکٹر صاحبان نے بعد معائنہ و تشخیص متعدد اپریشنوں کی ضرورت بتائی ہے۔

احباب جماعت سے خاص توجہ سے صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

جنید ہاشمی
(ابن محترم قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل)

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے، ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ ۲۳ اکتوبر ۱۹۶۰ء

مذہب کا اثر تمام دنیا میں کمزور ہوگیا ہے

بھارت کی ایک خبر ہے کہ:-

"ناگپور کے ایک مسلمان وکیل کی اعلیٰ تعلیم یافتہ اور سوسائٹی میں اعلیٰ مقام رکھنے والی صاحبزادی عقیلہ بیگم نے ترک اسلام کر کے ہندو دھرم پرویش کیا اور ایک ہندو ڈاکٹر کے ساتھ شادی کر لی ہے۔ یہ صاحبزادی سیدزادی بھی ہیں۔"

اس خبر پر پٹنہ کے ایک مسلمان اخبار "ہمارا بہار" نے تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:-

"میر کے دین و مذہب کو کیا پوچھو
ہو اب ان نے تو قشقہ کھینچا، دیر میں بیٹھے کب کا ترک اسلام کیا

مسلمانوں کی موجودہ نسل میں اپنے دین و مذہب سے بے بہرہ ہونے کی لعنت زور پکڑتی جا رہی ہے۔ ایک نہ ایک دن یہی بے خبری اور بے دینی اس نسل کو لے ڈوبے گی اب تک تو مسلمان لڑکیوں کے ہندو مذہب اختیار کر کے ہندو سے شادی کرنے کی زیادہ تر اطلاعات حیدرآباد سے ملتی رہی ہیں۔ جہاں پرلیس ایکشن سے لے کر اب تک نہ جانے کتنی مسلمان لڑکیاں ترک مذہب کر کے ہندوؤں کے حرم کی زینت بن چکی ہیں۔ مگر یہ جگر سوز اطلاعات ادھر ادھر سے بھی آنے لگی ہیں۔ کچھ ایسے متمول اور الٹرا ماڈرن تعلیم یافتہ گھرانے بھی ہیں۔ جو محض نام کے مسلمان ہیں وہ وہ کلمہ تک نہیں پڑھ سکتے اور اب ملک کے بدلے ہوئے سیاسی حول میں وہ اور بھی دین و مذہب سے بیگانہ ہو گئے ہیں۔ اگر جھجک نہ ہو تو وہ اپنے مسلمانی نام تک ترک کر دیں کیونکہ وہ ہر اعتبار سے "غیر مسلم" نظر آتے اور سمجھے جانے ہی میں عزت شان اور سلامتی محسوس کرتے ہیں۔ اور جو لڑکیاں ترک مذہب کر کے غیر مسلموں کے حرم میں جا رہی ہیں ان کی بیشتر تعداد ایسے ہی تنگ مذہب گھرانوں سے تعلق رکھتی ہے۔"

اس تبصرہ پر روزنامہ پرتاپ نے حسب ذیل خیال آرائی کی ہے:-

"معاصر کا یہ واویلا بجا ہے۔ اگر واقعی مسلمان لڑکیاں ہندوؤں کے حرم کی زینت بن رہی ہیں تو اس کی تہہ میں کوئی مذہبی جذبہ کارفرما نہیں بلکہ جیسا کہ معاصر نے خود ہی لکھ دیا ہے۔ کچھ ایسے متمول اور الٹرا ماڈرن گھرانے ہیں۔ جو مذہب سے بیگانہ ہیں لیکن یہ لوگ مسلمانوں میں نہیں ہندوؤں میں بھی پائے جاتے ہیں۔ اور بے شمار ہندو لڑکیوں کے نام پیش کئے جا سکتے ہیں۔ جنہوں نے مسلمانوں سے شادی کی۔ اس معاصر نے لکھا ہے کہ اس خبر کے سننے کو کان ترس گئے ہیں کہ فلاں ہندو دیوی نے فلاں مسلمان سے شادی کی ہے یہ بات نہیں۔ بھارت سرکار کے وزیر مسٹر ہمایوں کبیر کی بیوی ایک ہندو دیوی ہیں۔ اسی طرح مسز اندرانی رحمٰن جس نے بھارت میں سب سے زیادہ رقاصہ ہونے کی سند حاصل کی ہے ایک مسلمان کی حرم کی زینت ہے۔ ان تعلقات کی تہہ میں حضرت عشق کارفرما ہیں۔ اور چچا غالب کہہ ہی گئے ہیں:

عشق پر زور نہیں ہے یہ وہ آتش غالبؔ
جو لگائے نہ لگے اور بجھائے نہ بجھے

مسلم معاصرین کی بدقسمتی یہ ہے کہ اگر کوئی مسلم دیوی محبت کے پاک جذبے کے تحت کسی ہندو نوجوان کو اپنائے تو ان کے گھروں میں صف ماتم بچھ جاتی ہے۔ معاصر کے کان یہ سننے کو ترس گئے ہیں کہ کوئی غیر مسلم اسلام پر ایمان لایا ہے۔ اور ہمارے کان یہ سننے کو ترس گئے ہیں کہ کسی غیر ہندو نے ہندو دھرم میں پرویش کیا ہے۔"

(پرتاپ ۱۷ اکتوبر ۱۹۶۰ء)

ان دونوں تبصروں میں تقریباً ایک ہی بات کہی گئی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ اب بھارت میں کیا بلکہ تمام مشرق میں جو مذہب کا قدیم گھر ونداہے مذہب بعض خاندانوں میں نہایت کمزور طاقت بن کر رہ گیا ہے۔ ایسے حالات میں جیسے کہ اوپر والی خبر میں ظاہر کئے گئے ہیں تبدیلی مذہب محض فرضی حیثیت رکھتا ہے۔ اصل کارفرما جذبہ جنسی کشش ہے جس کو بے حجاب طور پر پرتاپ نے "پاک عشق" کا نام دیا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ اس قسم کے جو واقعات ہوتے ہیں۔ اس میں عشق وشق کا کوئی دخل نہیں ہوتا۔ البتہ بعض اور قدریں ہیں جو مادی حیثیت رکھتی ہیں۔ جن کی وجہ سے اب تمام دنیا میں مذہب کا اثر کمزور پڑ گیا ہے۔ آج دنیا مادہ پرستی کا اتنا زور ہو گیا ہے کہ مذہبی اور اخلاقی قدریں اس کے سامنے جھک گئی ہیں اور ہر فرد بلکہ ہر قوم دنیاوی فوائد کے لئے ہر قسم کی کارروائی جائز سمجھنے لگی ہے۔ خواہ وہ اخلاق سے کتنی گری ہوئی کیوں نہ ہو۔

جب انسانوں کی ذہنیت اس قدر بدل چکی ہے تو بھارت جیسے ملک میں جہاں دو نہیں بلکہ بیسیوں مختلف مذہبی گروہ آباد ہیں متذکرہ بالا قسم کے واقعات بالکل معمولی حیثیت رکھتے ہیں اور اس لئے ان پر تعجب کا اظہار کرنا کوئی معنی نہیں رکھتا۔ البتہ اس ضمن میں جو بات قابل غور اور کچھ کا لگانے والی ہے۔ جو اس خبر میں دراصل خطرہ کی گھنٹی ہے وہ یہ ہے کہ مغرب کی طرح اب مشرق میں بھی عام طور پر مذہب اور اخلاق صرف برائے نام رہ گیا ہے اور اگر مذہب اور اخلاق کا بروقت احیاء نہ ہوا تو یقیناً تمام دنیا بالکل مادر پدر آزاد ہو کر رہ جائے گی۔

تاہم ایسے واقعہ پر ایک مسلمان کا متاثر ہونا تعجب خیز نہیں ہے۔ مگر سوال یہ ہے کہ بھارت کے مسلمان اس قسم کے ارتداد سے مسلمانوں کو بچانے کے لئے کیا کر رہے ہیں۔ یہ واقعہ خواہ جتنا بھی جانکاہ ہے۔ اس سے اگر بھارت کے مسلمان سبق سیکھنا چاہیں تو بہت کچھ سیکھ سکتے ہیں۔ اور وہ سبق یہ ہے کہ مسلمان اپنے عمل اور قول سے ایک ایسا اعلیٰ اخلاقی نمونہ پیش کریں کہ جس سے اسلام ہر ایک کے لئے جاذب بن جائے آج خود مسلمانوں کی یہ حالت ہے کہ وہ ہر قوم کی نظروں میں اپنا وقار کھو بیٹھے ہیں اور ان کے کردار میں وہ جاذبیت نہیں رہی کہ نہ صرف اسلام سے باہر جانے والوں کی روک جائے بلکہ غیر اقوام اسلام کو قبول کرنا اپنی سعادت خیال کریں۔ ایک نہایت اہم کام جو بھارت کے مسلمانوں کو اس وقت کرنا چاہیئے وہ یہ ہے کہ وہ اسلامی لٹریچر تمام لوکل زبانوں میں ڈھال دیں اور صرف اردو زبان پر بھروسہ نہ کریں۔ حقیقت یہ ہے کہ اگرچہ آج علمی اونچے طبقوں میں نیشنلزم نظریہ اپنا وقار کھو چکا ہے۔ لیکن عملاً خاص کر مشرقی ممالک میں ابھی وہ جوان ہے اور جغرافیائی حدود کے ساتھ ساتھ لسانی اختلافات بھی زیادہ محکم اور استوار ہوتے جا رہے ہیں۔ اس لئے کسی ایک زبان پر بھروسہ رہنا ایک عالمگیر تحریک کے لئے جیسا کہ اسلام ہے قطعاً مفید ثابت نہیں ہو سکتا۔ عیسائی ہر زبان میں اناجیل کے تراجم کر کے مسیحیت کا پیغام ہر قوم تک پہنچا رہے ہیں۔

اس وقت بھارت کے مسلمانوں کو جہاں بعض نہایت خطرناک حالات درپیش ہیں وہاں ان کے لئے تبلیغ اسلام کے لئے سنہری مواقع بھی موجود ہیں۔ البتہ یہ جان جوکھوں کا کام ہے اور اسی وقت اس میں کامیابی ہو سکتی ہے۔ جب مسلمان ہر قسم کی قربانی کے لئے آمادہ ہوں اگر بھارت کے مسلمان چاہتے ہیں کہ وہ بھارت میں معززانہ زندگی گزاریں اور مندرجہ بالا قسم کے واقعات رونما نہ ہوں تو ان کو اپنی سہل انگاری کی زندگی ترک کرنی پڑے گی۔ اور میدان عمل میں نکل کر کام کرنا پڑے گا۔ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ خواہ مخواہ دوسرے مذاہب سے جنگ چھیڑ دی جائے۔ بلکہ اس کا الٹا اثر پڑنے کا اندیشہ ہے۔ البتہ اسلامی اخلاق کا مظاہرہ جو بنی نوع انسان سے ہمدردی کا پہلو لئے ہوتے ہے نہایت کامیاب ہتھیار ثابت ہو سکتا ہے۔

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ ۱۹۶۰ء

مورخہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۶۰ء کو ربوہ میں منعقد ہوگا

احباب جماعت کی آگاہی کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ حسب سابق امسال بھی مورخہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر کو بمقام ربوہ منعقد ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ

(ناظر اصلاح وارشاد)

ملفوظات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

حقیقی اور دائمی عزت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہی ملتی ہے

اور

یہ عزت صرف دین کی خدمت کرنے سے حاصل ہوتی ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے یہ غیر مطبوعہ ملفوظات ہیں جنہیں صیغہ زودنویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

فرمایا:۔

وہ لوگ جن کو اللہ تعالیٰ نے یہ توفیق دی ہے کہ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پہچانا۔ اور آپ کو قبول کیا۔ انہیں آج

میں یہ نصیحت کرنا چاہتا ہوں

کہ اگر وہ چاہیں تو سابقون الاولون میں شامل ہو کر اللہ تعالیٰ کے حضور بہت بڑے مدارج حاصل کر سکتے ہیں۔ ابھی آپ لوگوں کے لئے وقت ہے۔ آپ زیادہ سے زیادہ قربانیاں کریں۔ اور اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کریں۔ جب احمدیت کو غلبہ حاصل ہو جائے گا۔ اس وقت یہ باتیں نہیں رہیں گی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے۔ کہ تین سو سال تک اللہ تعالیٰ اسلام کو دنیا پر غالب کر دے گا۔ پس وہ لوگ جو اس وقت قربانیاں کریں گے۔ انہیں اللہ تعالیٰ خاص اعزاز عطا فرمائے گا۔ یہ امر یاد رکھو کہ

دنیا کی عزتیں

خواہ کتنی بڑی ہوں۔ اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ عزت کے مقابلہ میں کوئی وقعت نہیں رکھتیں۔ دیکھ لو گورنری کا کتنا بڑا عہدہ ہے۔ اور کتنا بڑا دنیوی اعزاز سمجھا جاتا ہے۔ مگر آپ لوگوں میں سے بمشکل دس فیصدی لوگ ایسے ہونگے جو گورنر کا نام جانتے ہوں۔ لیکن اگر پوچھا جائے کہ وہ کونسا راوی ہے جس نے سب سے زیادہ حدیثیں بیان کیں۔ اور جو اکثر بھوکا رہتا تھا۔ تو سب یک زبان ہو کر کہیں گے

حضرت ابو ہریرہؓ

اب دیکھو حضرت ابو ہریرہؓ دنیوی نقطۂ نگاہ سے کتنے معمولی انسان تھے۔ مگر دنیا میں شاذ ہی کوئی مسلمان ایسا ہوگا۔ جو آپ کا نام نہ جانتا ہو۔ اور دل سے ان کی عزت و توقیر نہ کرتا ہو۔ اب اگر ہماری جماعت کے افراد بھی اپنی جانی اور مالی قربانیاں پیش کرنے سے گریز کریں۔ تو ہمیں کہنا پڑے گا کہ انہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئیوں پر ایمان نہیں۔ ورنہ وہ قربانیاں کرنے سے دریغ نہ کرتے۔ غرض

دین کی خدمت کرنے والے کبھی ضائع نہیں ہوتے

حضرت مسیح علیہ السلام کے حواری یعقوب اور پطرس معمولی ماہی گیر تھے۔ اور لوگ ان کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھانا بھی پسند نہ کرتے تھے۔ مگر آج بڑے سے بڑا عیسائی بادشاہ بھی اپنے آپ کو ان کا غلام سمجھتا ہے۔ گو بعد میں بڑے بڑے اچھے خاندانوں میں سے پادری بنے۔ اور بعض ڈیوک۔ اور بعض ارل اور مارگریس جو کہ شاہی خاندانوں سے تعلق رکھتے تھے پادری بنے۔ مگر ان کو وہ رتبہ نہ ملا۔ جو غریب حواریوں کو ملا تھا پس ہماری جماعت کو

اس زمانہ کی قدر کرنی چاہیئے

اور دین کی طرف سے بے رغبتی ظاہر نہیں کرنی چاہیئے۔ بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ صرف چندہ دینا ہی خدمت دین ہے۔ ایسے دوستوں کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اگر ہمارے پاس چندہ ہی جمع ہوتا رہے۔ لیکن کام کرنے کے لئے آدمی نہ ملیں۔ تو ہم چندے کو کیا کریں گے۔ پس چندے کے ساتھ ساتھ آدمیوں کی بھی ضرورت ہے۔ اصل چیز تو یہ ہے کہ جماعت کے سب کے سب افراد اپنی زندگیاں وقف کریں۔ لیکن اگر تمام کے تمام ایسا نہیں کر سکتے تو ایک کافی حصہ کو بہر حال اس کام کے لئے اپنے آپ کو پیش کرنا چاہیئے جس طرح مال پر زکوٰۃ ہے۔ اسی طرح وقت پر بھی زکوٰۃ ہے اور وہ کم سے کم یہ ہے۔ کہ ہر احمدی سال میں ایک مہینہ

خدمت دین کے لئے وقف

کرے۔ جو شخص یہ بھی نہیں کر سکتا۔ سمجھ لو کہ اس کا ایمان محض رسمی ہے۔ اور رسمی ایمان انسان کو کوئی عزت نہیں دے سکتا۔ کیونکہ عزت تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملتی ہے۔ اور جس شخص کا ایمان ہی رسمی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسے عزت عطا نہیں کی جائے گی۔ گورنمنٹ کے خطابات حاصل کرنے کے لئے لوگ کس قدر کوششیں کرتے ہیں۔ حالانکہ اگر حقیقت کو دیکھا جائے۔ تو ان کی قیمت ہی کیا ہے۔ اور پھر گورنمنٹ کے خطابوں کو بعض ممالک

نہایت حقارت سے دیکھتے ہیں

چنانچہ آسٹریلیا میں یہ قانون بنا دیا گیا ہے۔ کہ کسی شخص کو کوئی خطاب نہ دیا جائے۔ اس کی ہزاروں مثالیں موجود ہیں۔ کہ گورنمنٹ نے بعض لوگوں کو خطابات دینے پسند کئے۔ لیکن ان لوگوں نے لینے سے انکار کر دیا۔ لیکن اللہ تعالیٰ جس کو کوئی خطاب دیتا ہے۔ وہ لینے سے انکار نہیں کرتا۔ اور اللہ تعالیٰ جسے خطاب دیتا ہے۔ اس کی نصرت و تائید کر کے دکھا دیتا ہے۔ کہ حقیقت میں یہ شخص ایسا ہی ہے۔ کہ اسے یہ خطاب دیا جائے۔

تاریخ سے پتہ چلتا ہے

کہ ہزاروں ہزار بادشاہوں نے تخت کو لات ماردی اور بادشاہ بننے سے انکار کیا۔ لیکن آج تک یہ کوئی مثال نہیں ملتی۔ کہ اللہ تعالیٰ نے کسی کو نبی بنایا ہو۔ اسے نبوت کے مقام پر کھڑا کیا ہو۔ اور اس نے نبی ہونے سے انکار کیا ہو۔ پس

روحانی عزت

سب عزتوں کی سرتاج ہوتی ہے۔ اور وہی عزتیں دائمی ہوتی ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کی جاتی ہیں۔ اور ان لوگوں کو جو شخص ذلیل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ وہ ذلیل ہو جاتا ہے۔ لوگ جسے تخت پر بٹھاتے ہیں۔ اسے وہ تخت سے اتار بھی سکتے ہیں۔ لیکن جسے اللہ تعالیٰ تخت پر بٹھاتا ہے۔ اسے لوگ نہیں اتار سکتے۔ افسوس کہ مسلمانوں نے اس نکتہ کو نہیں سمجھا۔ جس طرح مسلمان سو سال تک انگریزوں کی خدمت کرتے رہے۔ اور بے دریغ خون بہاتے رہے۔ اسی طرح اگر وہ ایک دن بھی

اللہ تعالیٰ کی خاطر قربانیاں

کرتے۔ تو آج ان کی یہ حالت نہ ہوتی۔ بلکہ اگر مسلمان خدا تعالیٰ کے دین کی خدمت کرنے والے ہوتے تو میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ آج انگریز ان کے بوٹ چاٹتے۔

غرض یاد رکھو کہ حقیقی اور دائمی عزت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملتی ہے۔ اور وہ صرف خدا تعالیٰ کے دین کی خدمت کرنے سے ہی حاصل ہوتی ہے۔

ڈاکٹروں کی ضرورت

ہمیں بیرونی ممالک میں چند ایم۔ بی۔ بی۔ ایس رجسٹرڈ ڈاکٹروں کی ضرورت ہے۔ جو کم از کم تین سال بیرونی ممالک میں اپنے آپ کو خدمت کے لئے وقف کر سکیں۔ ایسے دوست اپنی درخواستیں مع مکمل کوائف اور تجربہ وکالت تبشیر ربوہ کے نام ارسال فرما دیں۔

(وکیل التبشیر ربوہ)

انصار اللہ کا سالانہ اجتماع ۲۸-۲۹-۳۰ اکتوبر کو منعقد ہو رہا ہے

قائد عمومی
مجلس انصار اللہ مرکزیہ

سیرت صحابہ کرامؓ

حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ

(از مکرم مولوی غلام باری صاحب سیفؔ)

نوٹ:- یہ مضمون ربوہ کے جلسہ سیرت صحابہؓ منعقدہ گول بازار ربوہ میں گیارہ اکتوبر کو پڑھا گیا

زید نام۔ کنیت ابو اسامہ۔ باپ کا نام حارثہ۔ ماں کا نام سعدیٰ بنت ثعلبہ تھا۔ کلب قبیلہ سے تعلق رکھتے تھے آٹھ سال کے تھے کہ ان کی والدہ اپنے ان کو ساتھ لے کر اپنے میکے گئی ہوئی تھیں۔ بنو قین نے ڈاکہ ڈالا اور زیدؓ کو پکڑ کر لے گئے۔ زرقانی میں آیا ہے کہ انہیں پکڑ کر عکاظ واقعہ حجاز کی مشہور منڈی میں بیچنے کے لئے لے گئے۔ حکیم بن حزام جو حضرت خدیجہؓ کے بھتیجے تھے انہوں نے چار سو درہم میں خریدا۔ ابن ہشام کی ایک روایت میں ہے کہ حکیم بن حزام انہیں شام سے خرید کر لائے اور اپنی پھوپھی حضرت خدیجہؓ کی خدمت میں پیش کیا۔ مؤرخین نے اس تضاد کو یوں دور کیا ہے کہ شام سے لائے گئے اور عکاظ میں بیچے گئے۔ لیکن اسماء الرجال کی کتاب تہذیب میں آیا ہے کہ بطحاء میں ان کی سات سو درہم پر بولی ہو رہی تھی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت خدیجہؓ سے آکر ذکر کیا۔ انہوں نے خرید کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا۔ الغرض یہ خوش نصیب شخص دنیا کے عظیم ترین انسان کی آغوش تربیت میں آگیا۔ غلام آزادوں کا آقا بننے کے لئے چن لیا گیا ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء۔

والد کو بیٹے کے گم ہو جانے کا سخت صدمہ ہوا اور وہ یہ اشعار پڑھ کر روتے رہے

بکیتُ علی زیدٍ ولم ادرِ ما فعل
احیٌّ فیُرجیٰ ام اتی دونہ الاجل
تذکرنیہ الشمس عند طلوعہا
وتعرض ذکراہ اذا غربہا افل
وان ہبّت الارواح ہیّجن ذکرہٗ
فیا طول ما حزنی علیہ وما وجل
(ابن ہشام)

میں زید کو رو رہا ہوں اور مجھے پتہ نہیں اس کو کیا ہوا۔ کیا وہ زندہ ہے یا فوت ہو گیا ہے جب سورج طلوع ہوتا ہے تو وہ مجھے اس کی ہی یاد دلاتا ہے۔ اور پھر سارا دن میں اس کے غم میں گھلتا رہتا ہوں۔ اگر ہوائیں چلیں تو وہ بھی اس کی یاد مجھے دلاتی ہیں۔ آہ میرا غم اور حزن کتنا لمبا ہو گیا ہے۔ ایک دن حضرت زیدؓ کے قبیلہ کے کچھ آدمی انہیں مل گئے تو انہوں نے اشعار میں یہ پیغام بھجوایا

اَحِنُّ الی اہلی وان کنت نائیاً
فانی قعید البیت بین المشاعر

نکفوا عن الوجد الذی قد شجاکم
ولا تعملوا فی الارض نص الاباعر
فانی بحمد اللہ فی خیر اسرۃ
کرام معدٍّ کابرًا بعد کابر

میرے گھر والوں کو یہ خوشخبری پہنچا دو کہ اگرچہ میں دور ہوں تاہم بیت اللہ کا مجاور ہوں۔

پس اے عزیزو غم مت کرو اور نہ ادھر ادھر دوڑتے پھرو۔ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے بہتر خاندان میں ہوں اور بعد کے ان معززین میں ہوں جو نسلاً در نسلاً معزز ہیں۔

اب جب حضرت زیدؓ کے ورثاء کو ان کا علم ہوا تو ان کے والد حارثہ اپنے بھائی کعب کو لے کر آئے۔ اور ترمذی کی ایک روایت ہے کہ ان کے بھائی جبلہ (ان کے اسلام کا بھی ذکر آتا ہے) آئے تھے۔ شرح مواہب اللدنیہ میں آیا ہے کہ انہوں نے آنحضرتؐ سے عرض کیا کہ زیدؓ کو ہمارے ساتھ بھجوا دیجئے۔ آنحضرتؐ نے زیدؓ کو بلایا اور فرمایا۔

ان شئت فاقم عندی وان شئت فانطلق مع ابیک

زید تمہیں اختیار ہے چاہو تو میرے پاس ٹھہرو چاہو تو اپنے باپ کے ساتھ چلے جاؤ۔ حضرت زیدؓ نے جواب دیا۔

ما انا بالذی اختار علیک احداً انت منی بمکان الاب والعم۔

میں آپ کے مقابل کسی کو پسند (اختیار) نہیں کرتا۔ میرے باپ اور چچا کی جگہ آپ ہی ہیں۔

چچا اور باپ نے یہ جواب سنا تو کہا۔

ویحک یا زید اتختار العبودیۃ علی الحریۃ وعلی ابیک وعمک واہل بیتک

اے زید تیرا برا ہو غلامی کو آزادی پر اپنے باپ پر اپنے چچا، اپنے گھر والوں پر ترجیح دیتا ہے۔ میزان کے ایک پلڑے میں آزادی۔ ماں۔ باپ۔ عزیز و اقرباء اور دوسرے پلڑے میں محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی غلامی رکھ دیا۔ زید کا کتنا بڑا امتحان تھا۔ زیدؓ نے وزن کرنے کے لئے ایک لمحہ بھی صرف نہیں کیا۔ ترازو کو دیکھا دونوں پلڑوں پر نظر ڈالی اور یوں گویا ہوئے

نعم انی قد رأیت من ہذا الرجل شیئاً ما انا بالذی اختار علیہ احداً

ہاں ہاں میں نے اس شخص (صلی اللہ علیہ وسلم) میں وہ چیز دیکھی ہے کہ جس پر میں کسی چیز کو ترجیح نہیں دے سکتا۔

میرا آقا کتنا جوہر شناس تھا۔ زید کا یہ جواب سنا تو اُسے لے کر خانہ کعبہ کے پاس آئے اور فرمایا:-

اشہدوا ان زیداً ابنی ارثہ ویرثنی

لوگو گواہ رہو زید میرا بیٹا ہے میں اس کا وارث ہوں اور یہ میرا وارث ہے۔

آقا کی گفتگو کا یہ جواب سنا تو چچا اور باپ دونوں خوش خوش گھر کو لوٹ گئے لکھا ہے

فطابت نفس ابیہ وانصرفا

زید اب زید بن محمدؐ کہلوانے لگ گئے۔ وہ فرش سے اٹھ کر عرش ثریا پر گئے وہ اسلام کی تاریخ میں وہ مقام پا گئے۔ کہ غلام زید جس کا رنگ شدید گندم گوں تھا جس کا نام چپٹا تھا جس کا قد پست تھا وہ زید رضی اللہ عنہ بن گئے۔ وہ زید جو آٹھ سالہ غلام ہو کر عکاظ کی منڈی میں بکا تھا اُسے خدائے ذو العرش نے ”انعم اللہ علیہ وانعمت علیہ“ کے انعام سے نوازا۔

اب حضرت زیدؓ شباب کی منازل طے کرنے لگے تو آپ کی شادی ”برکت“ نامی عورت سے ہوئی۔ جن کی کنیت ام ایمن تھی۔ زرقانی میں ہے کہ تین سنہ نبوی میں ان کے بطن سے حضرت اسامہ پیدا ہوئے۔ لیکن ابن ابی خیثمہ کہتے ہیں پانچ سنہ نبوی میں اسامہ پیدا ہوئے۔ گویا پچیس سال کی عمر میں ان کی شادی ہوئی لیکن ان کو حضرت اسامہ نے طلاق دیدی اور پھر اس کے بعد حضرت زینب بنت جحش آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی زاد سے آپ کی شادی ہوئی۔ بعض روایات میں یہ بھی آیا ہے کہ برکت سے شادی حضرت زینبؓ کی طلاق کے بعد ہوئی۔ لیکن نووقانی نے اسے صحیح قرار نہیں دیا۔ ان دونوں کے بعد پھر ان کی شادی ام کلثوم بنت عقبہ سے ہوئی۔

حضرت زیدؓ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بے حد عزیز تھے۔ ترمذی کی روایت ہے ایک دفعہ حضرت علی اور حضرت عباس نے دریافت کیا۔ یا رسول اللہ آپؐ کو سب سے زیادہ پیار کس سے ہے۔ آپؐ نے فرمایا فاطمہؓ سے انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ آپ کے خاندان میں۔ ان سے مراد وہ تھا ارشاد ہوا پھر وہ جس کے متعلق قرآن مجید میں آیا ہے۔ انعم اللہ علیہ وانعمت علیہ۔

زیدؓ بن حارثہ بہت اچھے تیر انداز تھے کئی غزوات میں شریک ہوئے۔ بلکہ تہذیب التہذیب میں روایت ہے کہ جس سریہ میں یہ شامل ہوتے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انہیں ہی امیر بناتے۔

بنو جذام نے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغامبر پر ڈاکہ ڈالا تھا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی سرکوبی کے لئے انہیں ہی بھجوایا تھا۔ اسی طرح ”بنو فزارہ“ کی طرف بھی انہیں ہی بھجوایا تھا بلکہ پہلی بار جب یہ زخمی ہوئے تو انہوں نے آکر قسم کھائی کہ بیوی کے پاس نہیں جاؤں گا۔ جب تک اس کا انتقام نہیں لوں گا۔ چنانچہ آپ پھر گئے اور قبیلہ کے تمام لوگ نکال کر رکھ دئے اسی طرح غزوہ ہی قرد میں بھی انہیں ہی سپہ سالار بنا کر بھیجا تھا۔ چنانچہ اس غزوہ سے بھی آپ بانیل و مرام واپس ہوئے یہ غزوہ ۶ ہجری میں ہوا تھا۔

جب ہجرت مدینہ ہوئی تو اس وقت حضرت زیدؓ کی عمر سینتالیس سال تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حمزہ اور ان کے درمیان مواخات قائم کی تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت زیدؓ بے حد عزیز تھے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ نے انکی شادی کی تجویز حضرت زینب سے کی۔ لیکن یہ شادی کامیاب نہ ہو سکی اور پھر حضرت زینب۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عقد میں آئیں اس واقعہ کا ذکر سورۂ احزاب کے ع میں ہے رشتہ کی ابتداء میں تو حضرت زینب انہیں پسند نہ کرتی تھیں بلکہ نکاح کے وقت انہوں نے جب انکار کر دیا تو اس پر ہی یہ آیات نازل ہوئی تھیں۔ وما کان لمؤمنٍ ولا مؤمنۃٍ اذا قضی اللہ ورسولہ امراً ان یکون لہم الخیرۃ من امرہم چنانچہ حضرت زینبؓ نے خدا تعالےٰ کے احکام کے سامنے سر تسلیم خم کر دیا۔ ان کے انکار کی وجہ ان کا عالی حسب و نسب تھا۔ چنانچہ زرقانی میں یہی وجہ بیان کی گئی ہے۔ لیکن دوسری طرف حضرت زیدؓ کا یہ حال تھا کہ وہ فرماتے ہیں

سما آیتہا عظمت فی صدرکا
حتیٰ ما استطیع ان انظر الیہا
(تہذیب)

ادھر حضرت زیدؓ شدید احساس کمتری میں مبتلا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ حضرت زیدؓ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر شکوہ و شکایت کرتے اور طلاق کا اظہار فرماتے۔ لیکن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے۔

امسک علیک زوجک واتق اللہ

لیکن جب بات بنتی نظر نہ آئی تو حضرت زیدؓ نے حضرت زینب کو طلاق دیدی۔ اب قریش کے لئے بہت بڑے ابتلاء کی بات تھی چنانچہ ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ کے

ہاں تشریف فرما تھے کہ وحی ہوئی آپ حضرت زینب کو اپنے عقد میں لے آئیں لیکن آپ اس معاملہ میں کچھ احتراز فرماتے تھے۔ وتخشی الناس واللہ احق ان تخشٰہ میں اسی طرف اشارہ ہے چنانچہ آپ کا نکاح حضرت زینب سے ہو گیا وتخفی فی نفسک ما اللہ مبدیہ سے مراد آپ کا یہ علم کہ زید انہیں طلاق دے دیں گے اور پھر آپ کے عقد میں آئیں گی۔ حضرت زینب بے حد عبادت کرنے والی عورت تھیں حتیٰ کہ اسی حدیث کی مصداق بھی وہی تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات کے وقت پیشگوئی فرمائی تھی۔

"اسرعکن لحوقاً بی اطولکن یداً"

اے ازواج مطہرات تم میں سے سب سے پہلے مجھے وہ ملے گی جو سب سے لمبے ہاتھ والی ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں اواہ کہا یہ نماز روزہ کی بے حد پابند تھیں حضرت عائشہ فرماتی ہیں ازواج مطہرات میں سے میری ہمسری یہی تھیں۔ حضرت زینب ازواج مطہرات فرماتی تھیں، تمہارا نکاح تمہارے باپ دادا نے کیا لیکن میرا نکاح خدا نے کیا۔ کہ وہ خود فرماتا ہے "زوجنکھا" احزاب ع ۵

آپ فرماتی ہیں مجھے تین باتوں پر ناز ہے۔ (۱) آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور میرا خاندان ایک ہے (۲) میرا نکاح عرش پہ ہوا۔ (۳) اور نکاح کے ساعی حضرت جبرائیل ہیں۔ یہ شادی پانچ ہجری میں ہوئی تھی۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں میں نے ان سے زیادہ دیندار عورت اور کوئی نہیں دیکھی۔

باوجود اس کے کہ مجھ سے ان کی رقابت تھی پھر بھی واقعہ میں انہوں نے نہایت دینداری کا ثبوت دیا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی رائے دریافت فرمائی تو انہوں نے عرض کی۔

یا رسول اللہ احمی سمعی وبصری۔ واللہ ما علمت الا خیراً۔

یا رسول اللہ نہ میری آنکھ نے کوئی غیر مناسب بات دیکھی نہ کان نے سنی مجھے سوائے بھلائی کے ان کے متعلق اور کچھ علم نہیں۔

جنگ موتہ اور حضرت زید

آٹھ ہجری میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قاصد حارث بن عمر کو شرجیل والئے بصریٰ نے قتل کر دیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تین ہزار لشکر حضرت زید بن حارثہ کو امیر بنا کر بھجوایا۔ ان کے مقابل رومی تھے اور ان کے لشکریوں کی تعداد ایک لاکھ تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جیسے اس لشکر کو بھجوانا چاہا۔ تو بعض صحابہ نے ان کی امارت کے بارہ میں کچھ اعتراض کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک جب یہ خبر پہنچی تو آپ نے فرمایا

انہ لخلیقاً بالامارۃ

کہ یہ امارت کا اہل ہے اور خدا کا برگزیدہ رسول کسی غیر اہل کو منتخب بھی کر تے فرما سکتے تھے۔ امارت کے لئے دلیل یہ دی۔

فانہ من صالحیکم (مسلم)

کہ یہ تمہارے نیکو کاروں میں سے ہے

وانہ لمن احب الناس الیّ۔ اور مجھے یہ بے حد محبوب ہے۔ آپ نے لشکر بھجوانے سے پہلے فرمایا۔ اگر امیر لشکر حضرت زید رضی شہید ہو جائیں تو جعفر رض ابن ابی طالب امیر لشکر ہوں گے اور اگر وہ بھی شہید ہو جائیں تو عبداللہ بن رواحہ تین ہزار سپاہیوں کی جب ایک لاکھ کے لشکر سے مٹھ بھیڑ ہوئی تو حضرت زید آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا علم ہاتھ میں لئے رجز یہ اشعار پڑھتے ہوئے قلب لشکر میں جا گھسے نیزوں سے بدن چھلنی ہوا اور شہید حق خدا کی رحمت کی آغوش میں جا پہنچا ؎

بخاک و خون غلطیدن بنائے پاک بنہادند
خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جبرائیل نے یہ خبر دی تو آپ نے صحابہ کو خبر دی تو اس وقت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔ شاعر نبوی حضرت حسان رض نے ان کی وفات پر کہا

عین جودی بدمعک المنزور
واذکری فی الرخاء اھل القبور
واذکری موتہ وما کان فیھا
یوم راحوا فی وقعۃ التغویر
حین راحوا وغادروا ثَمّ زیداً
نعم ماوی الضریک والماسور (ابن ہشام)

اے آنکھ جو تھوڑے بہت آنسو تجھ میں باقی ہیں وہ بہا۔ اور جو قبر میں اللہ کی نعمتوں کی وجہ سے آسودگی میں ہیں ان کا ذکر کر۔ جس دن یہ بہادر اس معرکہ میں گئے۔ وہ گئے اور وہاں زید کو چھوڑ کر آ گئے اس فقیر اور قیدی کی پناہ گاہ کتنی اچھی ہے۔

ایک اور شاعر نے جو جنگ میں شریک تھا کہا۔

کفی حزناً انی رجعت وجعفر
وزید وعبداللہ فی رمس اقبر
قضوا نحبھم لما مضوا لسبیلھم
وخلفت للبلویٰ مع المتغبر
ثلاثۃ رھط قدموا فتقدموا
الی ورد مکروہ من الموت احمر

یہ غم کیا کم ہے کہ میں آ گیا لیکن جعفر زید اور عبداللہ وہاں قبریں رہ گئے۔ انہوں نے اپنا حق ادا کر دیا اور میں مصیبتوں میں پیچھے رہ گیا۔ وہ تین معززین بھیجے گئے بس وہ آگے بڑھے ایسے مکروہ گھاٹ کی طرف جو موت کی وجہ سے سرخ ہو رہا تھا۔

ان کے بیٹے اسامہ ابھی یتیم رہ گئے یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کو اتنے عزیز تھے جیسے ان کی اولاد بلکہ ان سے بڑھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک ران پر ان کو بٹھاتے دوسری پر حضرت حسن کو اور ان کو اپنے سینہ سے لگا کر خدا کو پکارتے اے خالق کون و مکاں میں ان سے محبت کرتا ہوں تو بھی انہیں محبوب رکھیو۔ اے مالک الملک میں ان پر رحم کرتا ہوں تو بھی ان سے رحمت کا سلوک کیجیو۔

اللھم احبھما فانی احبھما
اللھم ارحمھما فانی ارحمھما

ایک دن حضرت اسامہ کا ناک بہہ رہا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ناک صاف کرنے کے لئے بڑھے تو حضرت عائشہ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ میں صاف کرتی ہوں ارشاد ہوا۔

دعنی حتی اکون انا الذی افعل
یا عائشۃ احبیہ فانی احبہ۔

رہنے دو میں خود ہی کرتا ہوں اے عائشہ تو اس سے محبت کیجیو کیونکہ میں اس سے محبت کرتا ہوں مرض الموت میں ہاتھ کے اشارہ سے اسامہ کو اپنے پاس بلایا۔

ایک روایت میں ہے کہ جب حضرت عمر کے زمانہ میں صحابہ کے وظیفے مقرر کئے گئے۔ تو حضرت اسامہ کا وظیفہ حضرت عمر نے اپنے بیٹے عبداللہ بن عمر سے زیادہ مقرر کیا۔ ابن عمر نے عرض کیا اے امیرالمومنین میں بھی کبھی کسی غزوہ میں پیچھے نہیں رہا۔ جلیل القدر خلیفہ بولے۔

زید کان احب الیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ابیک وکان اسامۃ احب الیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منک فاثرت حب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی حبی۔

(ترمذی ابواب المناقب)

زید رض تم سے زیادہ محبوب تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اور اسامہ رض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تجھ سے زیادہ محبوب تھے پس میں نے اپنی محبت پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کو ترجیح دی ہے اگر حب لفظ ہو تو معنے یہ ہوں گے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب کو اپنے محبوب پر ترجیح دی ہے واضح رہے کہنے والا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خسر اور حِب کہہ رہا ہے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ حضرت حفصہ کے بھائی ہیں۔

اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری ایام میں لشکر بھجوایا ہے تو اسامہ سالار لشکر تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو گئے۔ حضرت ابوبکر رض خلیفہ ہو کر اسامہ رض کی باگ پکڑ کر چل رہے تھے اسامہ لجا لجا کر نیچے اترنے کی کوشش کرتے اور عرض کرتے آپ امیرالمومنین ہیں فرماتے ہاں اسامہ مگر تجھے محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے امیر لشکر بنایا ہے

الغرض یہ تھے اس مقدس ہستی کے حالات جو غلام بن کر عکاظ کی منڈی میں بکا لیکن وہ اس مقدس آقا کی آغوش میں آیا جس سے بہتر آغوش اس نے ماں باپ کی بھی نہ دیکھی تھی۔ وہ شدید گندم گوں رنگ کا تھا لیکن گورے رنگ والوں کا آقا بنا۔ اس کی ناک چپٹی تھی۔ لیکن خدا کی رحمت اسکے سر پر برسی اور اس کے حق میں یہ الفاظ وارد ہوئے انعم اللہ علیہ وانعمت علیہ اس کے قصہ کے ضمن میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین فرمایا۔

زید پر رحم کرنے والے پر اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمتوں کی بارشیں برسائیں۔ کتنا خوش قسمت تھا یہ غلام اور کتنا مقدس تھا وہ آقا۔

اللھم صل علی محمد وعلیٰ آل محمد کما صلیت علیٰ ابراہیم وعلیٰ آل ابراہیم انک حمید مجید ٭

اعلان دار القضاء

مکرم میاں محمد عبداللہ صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ اوڈھرمہ ضلع سرگودھا نے درخواست دی ہے کہ ہمارے بھائی میاں اللہ بخش صاحب ولد میاں خدا بخش صاحب موضع اوڈھرمہ کافی عرصہ سے فوت ہو چکے ہیں۔ مرحوم نے ایک کنال اراضی واقع محلہ دارالیمن قطعہ ۲/۷ خرید کی ہوئی ہے۔ مرحوم کے وارث میرے علاوہ ہمارے بڑے بھائی میاں احمد بخش صاحب اور ہماری والدہ مسماۃ طالعہ بی بی صاحبہ ہیں اس لئے اراضی مذکور ہمارے نام منتقل کی جائے اس درخواست پر مکرم ماسٹر شیر علی صاحب امیر جماعت احمدیہ اوڈھرمہ کی تصدیق درست ہے اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو ایک ماہ تک اطلاع دی جائے۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

مجلس انصار اللہ کے ضروری اعلانات

امتحانات وظائف بتقریب اجتماع انصار اللہ

تحریری امتحان ۲۷/۱۰ کو بروز جمعرات تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ میں۔ تقریری انٹرویو ۲۹/۱۰ کو بروز ہفتہ ۷ بجے ہال انصار اللہ میں ہوگا

اوّل۔ وظائف بصورت سال بھر کی پوری و نصف معافی فیس؛ اول و دوم آنے والے طلبہ کو

شرط: اطفال احمدیہ عمر ۹ تا ۱۴

نصاب: (۱) پارہ اوّل کے کسی ایک رکوع کی قرأت
(۲) نبراس المومنین و چالیس جواہر پارے
(۳) خلفاء راشدین دور اوّل و دوم کے نام اور سرسری معلومات
(۴) احمدیت کے عقائد و مسائل
(۵) سلسلہ احمدیہ متعلق تاریخی معلومات
(۶) بیرونی مشنوں کے متعلق موٹے موٹے معلومات
(۷) پاکستان کے متعلق تاریخی و جغرافیائی معلومات
(۸) جماعتی ادارہ جات کے متعلق معلومات

دوم یک سالہ وظیفہ -/۱۵ ماہوار

شرائط: طلبہ جامعہ احمدیہ و احمدی کالجیٹ طلبہ

نصاب: (۱) سیرۃ خیر الرسل
(۲) حیات طیبہ حضرت مسیح موعود
(۳) اسلامی اصول کی فلاسفی
(۴) کشتی نوح

بقیہ پروگرام سال رواں۔ قیادت تعلیم

تقریری (۱) نماز سادہ یعنی ثناء و سورہ فاتحہ التحیات اور درود شریف۔ سجدہ و رکوع۔ دعا بین السجدتین کی دعائیں سب انصار کو حفظ ہونی چاہئیں

(۲) جو ناخواندہ انصار گذشتہ سال کے پروگرام کے مطابق یسرنا القرآن پڑھ چکے ہیں۔ وہ قرآن مجید کا پہلا پارہ پڑھیں۔ ورنہ یسرنا القرآن۔

(۳) ہر مجلس ناخواندہ انصار کو اردو لکھنا پڑھنا سکھانے کا انتظام کرے اور انصار میں سے کوئی رکن ایسا نہ ہو جو کم از کم اپنا نام نہ لکھ سکے۔ کتب حضرت مسیح موعودؑ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے مطالعہ کی ترغیب کے لئے مناسب ذرائع استعمال کئے جائیں

تحریری: آسمانی فیصلہ و چشمۂ مسیحی

پرچہ جوابات کتب دیکھ کر ۱۵/۱۲ تک مکمل کر کے زعماء کو دینا ہے۔ زعماء کرام مہربانی فرما کر ایک ہفتہ کے اندر (۱) امتحان میں شمولیت کے خواہشمند اراکین کی فہرست (۲) تعداد کتب جو درکار ہیں۔ ارسال مرکز فرمادیں۔ (قائد تعلیم ربوہ)

جماعت احمدیہ چک ۱۷ جنوبی میں کامیاب جلسہ

جماعت احمدیہ چک ۱۷ جنوبی (دھریکے) ضلع سرگودھا کے زیر انتظام مورخہ ۱۵ اکتوبر بوقت ۸ تا ۱۲ بجے شب عام تربیتی اور اصلاحی جلسہ منعقد ہوا صدارت کے فرائض محترم مولوی احمد خان صاحب نسیم نے سرانجام دئے تلاوت قرآن کریم مکرم ڈاکٹر محمد رفقہ مسعود احمد صاحب نے کی اور نظم عزیز دوست محمد آف جھل بھٹیاں نے پڑھکر سنائی از بعد صاحب صدر نے افتتاحی تقریر فرمائی جس میں آپ نے "اسلامی عقائد کی اہمیت و صداقت" کے موضوع پر روشنی ڈالی۔

بعد ازاں محترم گیانی واحد حسین نے "محاسن اسلام" کے موضوع پر اپنے مخصوص رنگ میں بزبان پنجابی لیکچر دیا اس کے بعد عزیز دوست محمد نے خوش الحانی کے ساتھ منظوم کلام پڑھ کر سنایا بعد ازاں مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب دیا لگڑھی نے نظام جسمانی اور نظام روحانی کے موضوع پر تقریر فرمائی۔

جلسہ میں علاوہ مقامی احمدی اور دیگر کثیر التعداد اصحاب کے سرگودھا شہر، چک ۹۸ جنوبی، چک ۹۹ جنوبی اور چک ۱۸ جنوبی وغیرہ متعدد مقامات کے احباب نے بھی شرکت کی۔ مستورات کے پردہ کا اور لاؤڈ سپیکر کا تسلی بخش انتظام تھا۔ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے یہ جلسہ ہر لحاظ سے نہایت کامیاب رہا۔ دعا پر اختتام پذیر ہوا۔ (خاکسار نواب خاں پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۱۷ دھریکے سرگودھا)

مساجد ممالک بیرون کی تعمیر کیلئے ایک مخلص بہن کی طرف سے اخلاص کا نمونہ

سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کی جاری فرمودہ تحریک پر اکناف عالم میں مساجد تعمیر کروانے کے لئے جہاں جماعت کے مخلص بھائیوں میں ترقی و پذیر ہے۔ وہاں ہماری مخلص بہنیں بھی ایک دوسرے سے آگے بڑھنے میں کوشاں ہیں۔ چنانچہ ہماری ایک مخلص بہن محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم خلیل احمد صاحب سینجر چانگ ضلع حیدر آباد سندھ نے اپنے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جاری فرمودہ سکیم تعمیر مساجد ممالک بیرون کے لئے اپنا زیور (بالیاں) قیمتی -/۱۲۰ روپیہ پیش کی ہیں۔ فجزاھا اللہ تعالیٰ فی الدارین خیراً احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری اس مخلص بہن کو اور ان کے تمام خاندان کو ہمیشہ اپنے خاص فضلوں اور رحمتوں سے نوازتا رہے۔ آمین

وکیل المال اول تحریک جدید

وزیر آباد میں ایک دعوت عصرانہ اور جلسہ کا اہتمام

صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کی پُر اثر تقریر

۱۶ اکتوبر ۶۰ء بروز اتوار صاحبزادہ میاں طاہر احمد صاحب وزیر آباد تشریف لائے عصرانہ کا انتظام جماعت احمدیہ وزیر آباد نے کیا جس میں شہر کے معززین کو بھی مدعو کیا گیا نماز عصر کے بعد نعمت منزل میں کاروائی تلاوت قرآن کریم سے شروع کی گئی پھر نصیر احمد صاحب ابن میاں غلام احمد صاحب نے حضرت مسیح موعودؑ کی نظم خوش الحانی سے پڑھی اس کے بعد مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف نے تقریر فرمائی اور آخر میں مکرم میاں طاہر احمد صاحب نے خطاب فرمایا آپ نے اسلامی تعلیم پر کاربند ہونے اور علم اسلام کو حقیقی طور پر اکناف عالم میں بلند کرنے کی تلقین فرمائی

نماز مغرب اور عشاء کے بعد مسجد احمدیہ روڈی بازار میں جلسہ ہوا تلاوت کے بعد میر اللہ بخش صاحب تسنیم نے ایک مؤثر نظم پڑھی۔ پھر مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف نے تقریر فرمائی بعدہٗ صاحبزادہ صاحب نے نہایت پُر اثر طریق پر مدلل تقریر فرمائی اور جماعت کو اپنی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی اور دعا کے بعد جلسہ برخاست ہوا

(عبدالرشید نائب معلم وقف جدید، وزیر آباد)

ملازمین حضرات کیلئے نیک نمونہ

تعمیر مساجد ممالک بیرون کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ الودود کا ارشاد مبارک برائے ملازمین حضرات یہ ہے کہ:۔

۱۔ ہر سال جو سالانہ ترقی ملے اس میں پہلی ترقی مساجد کی تعمیر کے لئے دیا کریں۔

۲۔ اسی طرح جب کوئی دوست پہلی دفعہ ملازم ہو تو وہ پہلی تنخواہ کا دسواں حصہ مسجد فنڈ میں دیں

۳۔ عارضی ملازمین جن کو ترقی نہیں ملتی ایک ماہ کی تنخواہ کا ۱/۴۰ دیں۔

اس سال ملازمین حضرات میں سے مکرم عبدالرحیم صاحب مدہوش رحمانی حلقہ مارٹن روڈ کراچی نے یہ نمونہ قائم کرنے میں سبقت لے گئے ہیں۔ چنانچہ صاحب موصوف لکھتے ہیں کہ

"اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے مجھ ناچیز کو ترقی دے کر کسٹم ریونیو آڈٹ کسٹم ہاؤس کراچی کا سپرنٹنڈنٹ مقرر فرمایا۔ لہٰذا حسب الارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پہلی ترقی برائے تعمیر مساجد ممالک بیرون ادا کرنی تھی۔ میری پہلی ترقی مبلغ -/۷۴ روپیہ یکم اکتوبر کو مجھے ملی۔ جس میں -/۶۳ روپیہ میں نے مزید شامل کر کے اسی روز ...... ادا کر دیئے۔ الحمد للہ!"

دیگر ملازمین حضرات بھی اس طرف توجہ فرمائیں

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ رحمانی صاحب موصوف کو جزائے خیر سے نوازے اور اس ترقی کو آئندہ روحانی و جسمانی ترقیات کے لئے پیش خیمہ بنائے آمین

(وکیل المال تحریک جدید۔ ربوہ)

درخواست ہائے دعا

(۱) قاضی محمد حفیظ اللہ خانصاحب کئی قسم کی پریشانیوں میں مبتلا ہیں۔ احباب موصوف کی صحت و عافیت اور دارین کی حسنات کے لئے دعا فرمائیں (عبید اللہ خاں ٹباوی ہومیو پیتھ کو چہ اسماعیل حیدر گوال منڈی لاہور)

(۲) خاکسار کے راجان کے گلے کا اپریشن ہو رہا ہے۔ احباب سے صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے درخواست دعا ہے۔ (مختار احمد ندیم)

بڑی عمر کے اصحاب کس طرح سے اپنی صحت برقرار رکھ سکتے ہیں

(از مکرم ڈاکٹر غلام مصطفےٰ صاحب ربوہ)

انسانی قویٰ میں انحطاط کا آغاز چالیس سال سے شروع ہو جاتا ہے۔ قرآنی آیت ومن نعمرہ ننکسہ فی الخلق افلا تعقلون بھی اسی کی تصدیق کرتی ہے۔ اس لئے اس انحطاط کا ازالہ کرنے کے لئے ہمیں کئی ذرائع نئے تلاش کرنے پڑتے ہیں۔ اس انحطاط کا پہلا شکار آنکھیں ہوتی ہیں۔ ان میں قریب کی بینائی کی طاقت کمزور ہو جاتی ہے۔ اور لکھنے پڑھنے کے لئے انسان کو دقت محسوس ہوتی ہے۔ عام طور پر اس عمر میں پڑھنے کے لئے عینک استعمال کرنی پڑتی ہے۔ اور ہر پانچ سال کے بعد انحطاط میں ایک درجہ کا تفاوت ہوتا جاتا ہے۔ جو لوگ اس عمر میں عینک استعمال نہیں کرتے ان کو کئی عارضے لاحق ہو جاتے ہیں۔ بہر حال چالیس سال کے بعد ڈاکٹری مشورہ سے عینک استعمال کرنا ضروری ہے۔ اور ہر پانچ سال کے بعد دوبارہ معائنہ کرواتے رہنا چاہیئے۔ تقریباً ۶۵ سال کی عمر میں سفید موتیا Cataract اُتر آتا ہے اس میں جو لنز Lense شفاف ہوتا ہے وہ غیر شفاف ہو جاتا ہے اس کے پختہ ہو جانے پر یعنی جب ایک آنکھ میں صرف روشنی کی شعاع گذر سکے۔ اپریشن کروا دینا چاہیئے بعض لوگ غلط مشورہ دیتے ہیں کہ ہم دوائی وغیرہ سے اس کا علاج کر سکتے ہیں۔ مگر یہ مشورے صحیح نہیں ہوتے۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک قول سے بھی اس امر کی تصدیق ہوتی ہے حضورؐ فرماتے ہیں لکل داءٍ دواءٌ الا الموت۔ کہ ہر ایک بیماری کا علاج ہو سکتا ہے سوائے موت کے۔ ایک موت ساری جسم کی ہوتی ہے اور ایک موت انفرادی اعضاء کی بھی ہوتی ہے۔ جب Lense کی موت ہو جائیگی تو اس کا نکالنا بھی ضروری ہوتا ہے۔ دوائی سے غیر شفاف شفاف نہیں بن سکتا۔

چالیس سال کی عمر کے بعد بعض افراد کے مسوڑھوں اور دانتوں میں نقص وارد ہو جاتا ہے۔ اس لئے دانتوں اور مسوڑھوں کے متعلق ڈاکٹر سے مشورہ کر کے پوری احتیاط ضروری ہے۔ اگر چبانے والے دانت نکل جائیں۔ تو ان کی جگہ مصنوعی دانتوں کا استعمال از حد ضروری ہے۔ اگر سارے جبڑے کے دانت نہ ہوں تو اس کی جگہ مصنوعی دانت لگوانے چاہئیں۔ ورنہ خوراک پوری طرح سے ہضم نہ ہونے کی وجہ سے بڑھاپے میں کئی امراض لاحق ہو جاتی ہیں۔

دورِ انحطاط میں جسم کی Reserve ریزرو طاقت آہستہ آہستہ کم ہو رہی ہوتی ہے۔ اس لئے کھانے پینے کے متعلق وقت کی پابندی ضروری ہے۔ اور خوراک پیٹ بھر کر نہیں کھانی چاہیئے۔ اور خوراک کے بعد آدھ گھنٹہ تک آرام کرنا ضروری ہے۔ اگر اس کی احتیاط نہ کی جاوے تو کئی قسم کے عارضے ہو جاتے ہیں۔ بعض اوقات خوراک اگر جوانی میں تین دفعہ ہوں تو بڑی عمر میں تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد چار دفعہ کرنی چاہیئے۔ اور وہی خوراک جو تین دفعہ لی جاتی ہے۔ اس کو چار دفعہ میں تقسیم کر لیا جاوے۔

ناشتے کے بعد تین گھنٹہ کا وقفہ۔ اور خوراک کے بعد ۵، ۵½ گھنٹہ سے زیادہ وقفہ نہیں ہونا چاہیئے۔

بعض لوگ دل کی حرکت کے تیز ہو جانے کی شکایت کرتے ہیں۔ اور اپنی پیٹ کی بیماری کو نظر انداز کر کے دل کی طرف منسوب کر دیتے ہیں حالانکہ پیٹ کی خرابی کی وجہ سے بھی اور بعض دفعہ آرام نہ کرنے کے نتیجہ میں دل کی حرکت تیز ہو جاتی ہے۔ کھانے کے لحاظ سے بڑی عمر میں زیادہ مرغن غذاؤں سے پرہیز کرنا چاہیئے۔ دودھ ہر عمر کے لئے سب سے بہترین غذا ہے۔ جس شکل میں وہ میسر آ جائے۔ استعمال کرتے رہنا چاہیئے۔

چالیس سال کی عمر کے بعد انسانی ذمہ داریاں بہت بڑھ جاتی ہیں۔ اور اس عمر میں ہر فرد کو ھم وحزن۔ عجز وکسل۔ جبن وبخل۔ مالی پریشانیاں۔ قرضہ کا بوجھ اور مختلف قسم کی پریشانیاں لاحق ہو جاتی ہیں۔ موجودہ تحقیقات کی رو سے انسانی دماغ کو دو حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ ایک حصہ تابع مرضی فرد ہے۔ اور دوسرا حصہ غیر تابع مرضی۔ مثلاً دل کی حرکت اور اس کا کام تنفس انسانی۔ غذا کا ہضم اور تحلیل وغیرہ۔

جذبات خوف و محبت وغیرہ انسان کے غیر تابع مرضی حصہ جسم پر اثر انداز ہوتے رہتے ہیں۔ جیسا کہ دیکھا گیا ہے کہ خوف سے بعض انسانوں کی بھوک ختم ہو جاتی ہے۔ دل کی حرکت بند ہو جاتی ہے۔ تنفس میں بھی خلل واقعہ ہو جاتا ہے۔

موجودہ زمانہ میں دریافت کیا گیا ہے کہ طبعی جذباتِ خوف اور محبت خون کی شریانوں کے عضلات میں تشنج پیدا کرتی ہیں۔ جس کے نتیجہ میں سارے جسم میں سردی محسوس ہونے لگتی ہے اور کپکپی لگ جاتی ہے بلڈ پریشر بڑھ جاتا ہے۔

اور جب دماغی شریانوں میں جو ٹانگ اور بازو کو کنٹرول کرتی ہیں۔ تشنج پیدا ہو۔ تو فالج کی سی علامات محسوس ہوتی ہیں اور اگر دل کی شریان میں تشنج واقعہ ہو جائیں۔ تو دل کے اندر درد پیدا ہو جاتا ہے یہی حالت اگر ترقی کر جائے۔ تو حرکت قلب بند ہو جانے تک نوبت پہنچتی ہے۔ یورپ میں تو ایسے مراکز موجود ہیں۔ جن میں افراد کے خیالات اور جذبات کا مطالعہ کر کے نفسانی طور پر دماغ سے خیالات کو دور کیا جاتا ہے اور جب دماغ سے جذبات کا بوجھ دور ہو جاتا ہے تو جسم بھی راحت محسوس کرتا ہے۔ مگر ہمارے ملک میں ایسے مراکز موجود نہیں لیکن ایک طریق ان جذبات سے رہائی کا دعا بھی ہے چنانچہ یہ دعا سوچ سمجھ کر ہر نماز میں باقاعدگی سے پڑھنی چاہیئے۔

اللھم انی اعوذبک من الھم والحزن۔ واعوذبک من العجز والکسل واعوذبک من الجبن والبخل واعوذبک من غلبۃ الدین وقھر الرجال اللھم اکفنی بحلالک عن حرامک واغننی بفضلک عمن سواک واعوذبک من فتنۃ مسیح الدجال وارذل العمر۔ واعوذبک من المغرم والماثم

اس میں اللہ تعالیٰ سے دعا کی جاتی ہے کہ جذبات جو جسم انسانی پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ ان کے درمیان Break ڈالدے۔

ترجمہ اے اللہ تعالیٰ میں پناہ مانگتا ہوں گذشتہ واقعات کے نتیجہ میں جو خوف لاحق ہیں اور جو آئندہ تفکرات کے متعلق خوف ہے اس سے پناہ مانگتا ہوں۔ اور میں اپنی عاجزی اور سستی سے بھی پناہ مانگتا ہوں اور بزدلی اور بخل سے بھی پناہ مانگتا ہوں اور قرضہ کے غلبہ اور لوگوں کے قہر سے بھی پناہ مانگتا ہوں۔ اے اللہ تعالیٰ مجھے رزق حلال بخش اور مجھے رزق حرام سے مستغنی رکھ اور اپنے فضل جو اس کے سوا ہے مستغنی رکھ۔

میں پناہ مانگتا ہوں فتنہ مسیح الدجال سے (یعنی موجودہ یاجوج اور ماجوج کے تفوق اور رعب سے) اور ایسی عمر سے جس سے انسان کسی دوسرے انسان کا محتاج ہو جاتا ہے۔ اور میں پناہ مانگتا ہوں۔ چٹی اور گناہوں کی سزا سے۔ آمین۔

تقریبِ شادی و ولیمہ

۱۰ اکتوبر بروز پیر کراچی میں میرے چوتھے فرزند لفٹیننٹ کرنل سید ممتاز احمد کمانڈنٹ ریماؤنٹ ڈپو مونا (ابن سید غلام حسین شاہ صاحب مرحوم سابق ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پنجاب وٹرنری ڈیپارٹمنٹ و انیمل ہزبنڈری افیسر بھوپال) کی تقریب نکاح و شادی عزیزہ مس نصرت حفیظ بی اے دختر مکرمی شیخ عبد الحفیظ صاحب پروپرائیٹر حفیظ انڈسٹریز و ایسٹ انیڈ ایکسپورٹ کے ساتھ عمل میں آئی۔

جناب مولوی عبد المالک خاں صاحب مربی جماعت احمدیہ کراچی نے بعوض مبلغ دس ہزار روپیہ مہر عزیزہ کے نکاح کا اعلان کیا۔ تقریباً دس بجے شب دلہن کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔

اگلے روز بوقت ساڑھے پانچ بجے شام دعوتِ ولیمہ بیچ اکثری ہوٹل میں دی گئی جہاں مستورات کے لئے بھی علیحدہ بندوبست کیا گیا تھا۔ جانبین کی طرف سے معززین کی کثیر تعداد نے شمولیت کی۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے مبارک اور موجبِ خیر و برکت بنائے آمین۔

سیدہ جمیلہ خاتون مکان ۹۷/۱
پیر الٰہی بخش کالونی کراچی ۵

درخواست دعا

(از مکرم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب قادیان)

مکرم مولوی محمد سلیم صاحب فاضل مبلغ دہلی نے اطلاع دی ہے کہ ان کی اہلیہ صاحبہ اپریشن کے بعد سے سر درد اور آنکھوں کی تکلیف میں مبتلا ہیں نیز مولوی صاحب کا بڑا لڑکا محمد حلیم بوجہ ٹی۔بی کے عارضہ سے بیمار ہے اور قریباً ڈیڑھ سال سے اس کے جسم پر سینے سے گھٹنوں تک پلاسٹر لگا ہوا ہے۔ دونوں کی شفایابی کے لئے احباب دعا فرمائیں۔

(خاکسار۔ مرزا وسیم احمد۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

خدام الاحمدیہ کے انیسویں سالانہ اجتماع کا افتتاح

(بقیہ صفحہ اول)

آپ نے فرمایا آپ لوگ صرف منہ سے ہی دعائیں کرنے پر اکتفا نہ کریں بلکہ اسلام کو سربلند کرنے کے لئے حضور نے اب تک جماعت کو جو ہدایات دی ہیں اور جن جن باتوں پر عمل پیرا ہونے کی تلقین فرمائی ہے ان پر کما حقہ عمل کر کے دکھائیں۔ اگر آپ عمل کے لحاظ سے اپنے آپ کو اس معیار پر لے آئیں گے جس معیار پر حضور آپ کو لانا چاہتے ہیں تو پھر مجھے یقین ہے اللہ تعالیٰ حضور کو جلد کامل صحت عطا فرما دے گا اور حضور پھر پہلے کی طرح ہم سے خطاب کر سکیں گے اور ہم حضور کے جان بخش اور روح پرور ارشادات سے پھر پہلے کی طرح مستفید ہونے لگیں گے ان شاء اللہ تعالیٰ

مجلس خدام الاحمدیہ انڈونیشیا کا تار

اس ایمان افروز افتتاحی خطاب کے بعد آپ نے مجلس خدام الاحمدیہ انڈونیشیا کے معتمد صاحب کا تار پڑھ کر سنایا جس میں انہوں نے انیسویں سالانہ اجتماع کے انعقاد پر مبارکباد پیش کی تھی اور اجتماع میں شریک خدام کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہتے ہوئے دعا کی درخواست کی تھی۔

اجتماعی دعا

اس کے بعد آپ نے پُرسوز اجتماعی دعا کرائی جس میں جملہ حاضرین شریک ہوئے۔ اس طرح اجتماع کا افتتاح اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں کے درمیان عمل میں آیا

امسال اجتماع کے پہلے روز ۱۰۶ مجالس کے ۱۲۷۸ خدام نے شرکت کی۔ ابھی مزید مجالس کی طرف سے خدام کی آمد کی توقع ہے اجتماع ۲۱ سے ۲۳ اکتوبر تک تین روز جاری رہے گا۔

درخواست دعا

میری والدہ محترمہ زہرہ بی بی صاحبہ اہلیہ میاں عبد المجید صاحب آف ایم موسیٰ اینڈ سنز لاہور عرصہ چار ماہ سے چیچک نکل آنے کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین (امۃ السلام دار الرحمت وسطی ربوہ)

محترمہ مہتاب بی بی صاحبہ اہلیہ میاں چراغ دین صاحب کی وفات

انا للہ وانا الیہ راجعون

عبد الغنی صاحب کارکن دفتر مینیجر الفضل کی والدہ محترمہ مہتاب بی بی صاحبہ رضی اللہ عنہا اہلیہ محترم میاں چراغ دین صاحب مورخہ ۱۸ اکتوبر ۱۹۶۰ء بروز سہ شنبہ ڈیڑھ بجے بعد دوپہر وفات پا گئیں انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحومہ صحابیہ تھیں۔ اور ۱۹۰۵ء میں بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئی تھیں مورخہ ۲۰ اکتوبر کو صبح ۹½ بجے مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے نماز جنازہ پڑھائی بعد ازاں مرحومہ کی نعش کو مقبرہ بہشتی کے قطعہ صحابہ میں سپرد خاک کیا گیا۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرتے ہوئے دین و دنیا میں ان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین

دعائے مغفرت

میرے والد محترم قریشی ہدایت اللہ صاحب (سب انسپکٹر پولیس) دار الصدر غربی ربوہ مورخہ ۲۱ اکتوبر ۱۹۶۰ء کو ساڑھے دس بجے صبح حرکت قلب بند ہو جانے سے وفات پا گئے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور بلند درجات عطا کرے۔ نیز پسماندگان کو صبر جمیل بخشے آمین

(قریشی حمید اللہ دار الصدر غربی۔ ربوہ)

نارتھ ویسٹرن ریلوے — لاہور ڈویژن

ٹنڈر نوٹس

۱۹۶۰-۶۱ء کے دوران اینٹوں کی سپلائی کے مندرجہ ذیل ٹھیکے کے لئے دستخط کنندہ ذیل کو نظر ثانی شدہ شیڈول پر مبنی شرح فی صد نرخ کے لئے ٹنڈر مقررہ فارموں پر ۲۹ اکتوبر ۱۹۶۰ء کے ساڑھے بارہ بجے دوپہر تک مطلوب ہیں یہ فارم اس دفتر سے درج بالا تاریخ کے ساڑھے گیارہ بجے تک ایک روپیہ فی فارم کے حساب سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ یہ ٹنڈر اسی روز ساڑھے بارہ بجے دوپہر بر سر عام کھولے جائیں گے۔

نمبر شمار	کام	زر ضمانت جو ڈویژنل پے ماسٹر این ڈبلیو آر لاہور کے پاس جمع کرانا ہوگا۔	معیاد تکمیل کام
۱	جرٹ انوالہ بین ریلوے کے نمونے کیمطابق درجہ دوم کی ۵۰۰۰۰۰ (۵ لاکھ) اینٹوں کی فراہمی۔	۵۰۰/- روپے	چار ماہ بہ تفصیل ذیل دو لاکھ اینٹیں فی ماہ کے حساب سے

۲۔ صرف وہی ٹھیکیدار ٹنڈر داخل کریں جن کے نام منظور شدہ فہرست میں درج ہوں جن ٹھیکیداروں کے نام اس ڈویژن میں ٹھیکیداروں کی منظور شدہ فہرست میں درج نہ ہوں انہیں چاہیئے کہ وہ ۲۹ اکتوبر سے قبل اپنے نام درج کرائیں۔

۳۔ تفصیلی شرائط دیگر کوائف اور نرخوں کا نظر ثانی شدہ شیڈول زیر دستخطی کے دفتر میں ایام کار میں سے کسی روز بھی آکر دیکھا جا سکتا ہے۔ ریلوے کا محکمہ کم سے کم لاگت کے یا کسی ٹنڈر کو منظور کرنے کا پابند نہ ہوگا۔ یہ امر ٹھیکیداروں کے اپنے مفاد میں ہے۔ کہ وہ زر ضمانت ڈویژنل پے ماسٹر این۔ ڈبلیو۔ آر لاہور کے پاس ۲۹ اکتوبر سے قبل جمع کرا دیں۔

۴۔ ٹھیکیداروں کو چاہیئے کہ وہ پرسنٹیج ریٹ مکمل ہندسوں میں درج کریں۔ کسور پر مشتمل نرخ مسترد کئے جا سکتے ہیں۔

۵۔ سپلائی جرٹ انوالہ بین اے۔ آئی۔ او ڈبلیو تاندلیانوالہ کے گودام میں یا جرٹ انوالہ لوڈنگ پلیٹ فارم پر کرنا ہوگی۔

(ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ لاہور)

الفضل کی اشاعت بڑھانا تمام احباب جماعت کا فرض ہے

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴